قدوری، ردالمختار، آسان فقہ

مسجد کے آداب:

(۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھنا چاہیے اور پھر درود شریف پڑھ کر وہ دعا پڑھنی چاہیے جو نبی اکرم ﷺ نے امت کو سکھائی ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو پہلے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

"اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" (صحیح مسلم)

(۲) مسجد میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا چاہیے۔

آپؐ کا ارشاد ہے: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔" (بخاری و مسلم)

(۳) مسجد میں سکون، عاجزی اور وقار کے ساتھ اس طرح بیٹھنا چاہیے کہ دل پر خدا کی عظمت اور ہیبت چھائی ہوئی ہو۔ مسجد میں شور و غوغا کرنا، ہنسی مذاق کرنا اور اسی طرح دنیا کی دوسری باتیں کرنا مسجد کی حرمت اور تعظیم کے خلاف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور امت کو اس سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

"ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجد میں خالص دنیا کی باتیں کریں گے، تم ایسے لوگوں کی بات چیت میں شریک نہ ہونا، اللہ ایسے (غافل) لوگوں کی نماز قبول نہیں فرماتا۔"

مسجد کی عظمت و حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی ڈرتا لرزتا اس میں داخل ہو اور نہایت سکون اور انکساری کی ساتھ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔ یہ بھی انتہائی غلط ہے کہ آدمی لوگوں کے اوپر سے پھاند کر اور لوگوں کو ہٹا ہٹا کر آگے جائے، اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ آدمی امام کی ساتھ رکوع میں شریک ہونے اور رکعت پانے کے لیے مسجد میں دوڑے، دوڑنا احترام مسجد کے خلاف ہے۔ رکعت ملے یا نہ ملے، مسجد میں نہایت سنجیدگی اور وقار کے ساتھ دبے پاؤں چلنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے: "تمہارے لیے ضروری ہے کہ سکون اور وقار اختیار کرو۔"

(۴) مسجد میں بدبودار چیزیں لے کر یا بدبودار چیز کھا کر نہ جانا چاہیے، آپؐ نے فرمایا: "لہسن، پیاز کھا کر کوئی ہماری مسجد میں نہ آئے، اس لیے کہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے، اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔" (بخاری، مسلم)

(۵) مسجد میں ایسے چھوٹے بچوں کو بھی نہ لے جانا چاہیے جو پیشاب پاخانہ کے لیے نہ کہہ سکیں اور اندیشہ ہو کہ یہ کہے بغیر پیشاب پاخانہ کریں گے یا تھوکیں گے اور مسجد کی بے حرمتی ہوگی۔ اسی طرح ان کم عقلوں اور دیوانوں کو بھی مسجد میں نہ آنے دینا چاہیے جو پاکی ناپاکی کا شعور نہ رکھتے ہوں۔ (ابن ماجہ)

(۶) مسجد کو گزرگاہ نہیں بنانا چاہیے، مسجد کے دروازے میں داخل ہونے کے بعد مسجد کا یہ حق ہو جاتا ہے کہ آدمی اس میں نماز

پڑھے یا بیٹھ کر کچھ ذکر و تلاوت کرے۔ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے یونہی غفلت کے ساتھ گزر جانا مسجد کی بے حرمتی ہے، اگر کبھی بھولے سے کوئی داخل ہو جائے تو یاد آنے کے بعد واپس ہو جانا چاہیے۔

(۷) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو مسجد میں زور زور سے اس کا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں اگر کوئی شخص اس طرح اعلان کرتا تو آپؐ ناراض ہوتے اور فرماتے:

لَارَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ o

"خدا تجھ کو تیری گم شدہ چیز نہ دلوائے۔" (بخاری)

(۸) مسجد سے دلی تعلق اور محبت رکھنی چاہیے اور ہر نماز کے وقت نہایت ذوق و شوق کے ساتھ مسجد جانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"قیامت کے ہیبت ناک دن میں جب عرش الٰہی کے سوا کہیں کوئی سایہ نہ ہو گا اس دن سات قسم کے آدمی عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے، ان میں ایک وہ ہو گا جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہو۔" (بخاری)

یعنی اس کو مسجد سے انتہائی شغف ہو اور ہر وقت اس کو مسجد ہی کا دھیان رہتا ہو۔ ایک وقت کی نماز سے فارغ ہو کر آئے تو دوسرے وقت کی نماز کے لیے گھڑیاں گنتا رہتا ہو۔

اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "صبح و شام مسجدوں کی طرف جانے والوں کے لیے اللہ صبح و شام مہمانی کا سامان تیار کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور آپؐ نے فرمایا:

"جو شخص گھر سے وضو کر کے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جاتا ہے تو اس کے مسجد پہنچنے پر خدا ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کہ کسی مسافر کی سفر سے واپسی پر گھر والے اس سے مل کر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزیمہ)

اور آپؐ نے فرمایا: "صبح کے اندھیرے میں جو لوگ مسجد جاتے ہیں، قیامت کے روز ان کے ساتھ کامل روشنی ہو گی۔" (طبرانی)

حضرت سعی بن مسیبؒ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور گھر سے نماز کے لیے نکلا تو اس کے ہر داہنے قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور بائیں قدم پر ایک گناہ مٹ جاتا ہے۔ مسجد چاہے دور ہو یا نزدیک۔ پھر مسجد میں پہنچنے کے بعد اگر پوری نماز جماعت سے ادا کی تو پورا اجر و ثواب ملے گا، اور اگر کچھ نماز ہو جانے کے بعد جا کر جماعت میں شریک ہوا اور سلام پھر جانے کے بعد اپنی نماز پوری کر لی، تب بھی پورا اجر و ثواب ملے گا اور اگر مسجد میں پہنچتے پہنچتے جماعت ختم ہو گئی اور اس نے اپنی نماز تنہا مسجد میں ادا کی تب بھی پورا اجر و ثواب ملے گا۔" (ابوداؤد)

(۹) مسجد میں خوشبو وغیرہ کا اہتمام کرنا اور مسجد کو پاک صاف رکھنا بھی مسجد کا حق ہے اور خدا کی نظر میں یہ جنت والوں کا کام ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مسجد میں جھاڑ پونچھ کا اہتمام رکھنا، مسجد کو پاک صاف رکھنا، مسجد سے کوڑا کرکٹ باہر پھینکنا، مسجد میں خوشبو کا انتظام کرنا، خاص طور پر جمعہ کے دن مسجد کو خوشبو میں بسانا یہ تمام کام جنت میں لے جانے والے ہیں۔" (ابن ماجہ، طبرانی)

اور آپؐ نے فرمایا: "مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنا حسین آنکھوں والی حور کا مہر ہے۔" (طبرانی)

یعنی جو شخص مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام کرتا ہے وہ درحقیقت حسین حوروں کا مہر مہیا کر رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی اچانک اس کا انتقال ہو گیا، لوگوں نے اس کو زیادہ اہمیت نہ دیتے ہوئے دفن کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کو کوئی اطلاع نہ کی۔ جب آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا اور آپؐ کو اطلاع دی گئی کہ وہ تو مر گئی اور اس کو معمولی واقعہ سمجھتے ہوئے دفن کر دیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا: "تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی۔" اور آپؐ اس کی قبر پر تشریف لے گئے، اس کے لیے دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا: "اس خاتون کا سب سے اچھا عمل یہ تھا کہ یہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔" (بخاری، مسلم، ابن ماجہ وغیرہ)

(۱۰) مسجد کے صحن میں وضو کرنا یا کلی کرنا، یا وضو کرنے کے بعد مسجد میں ہاتھ جھاڑ کر چھینٹے پھینکنا مکروہ ہے۔ بعض لوگ وضو کرنے کے بعد چہرے اور کلائیوں پر ہاتھ پھیر پھیر کر مستعمل پانی کے قطرے مسجد میں گراتے ہیں۔ ایسا کرنا بھی مسجد کی بے ادبی ہے، اسی طرح اگر کسی کے پیر یا لباس وغیرہ میں مٹی، کیچڑ لگ جائے تو اس کو مسجد کی دیوار یا ستون یا مسجد کے پردے اور چٹائی وغیرہ سے پونچھنا بھی مکروہ ہے۔

(۱۱) جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں بھی مسجد میں نہ جانا چاہیے کسی ناگزیر ضرورت اور واقعی مجبوری کے بغیر ایسی حالت میں مسجد کے اندر جانا مکروہ تحریمی ہے۔

(۱۲) مسجد میں سونا، بے کار لیٹ کر وقت گزارنا یا بیٹھ کر وقت گنوانا مکروہ ہے، البتہ مسافروں کو ٹھہرنے اور سونے کی اجازت ہے اور ان لوگوں کو تو مسجد میں وقت گزارنا اور سونا ہی چاہیے جو اعتکاف میں ہوں۔

(۱۳) مسجد میں ایسا لباس پہن کر نہ جانا چاہیے جس مین ستر کھلا ہوا ہو۔ مثلاً نیکر پہن کر یا تہمد اوپر چڑھا کر نہیں جانا چاہیے بلکہ لباس سے آراستہ ہو کر ادب کے ساتھ داخل ہونا چاہیے۔

(۱۴) مسجد کا دروازہ بند نہیں کرنا چاہیے تاکہ جس وقت جو شخص چاہے جا کر نماز ادا کر لے، البتہ جہاں سامان وغیرہ چوری ہونے کا اندیشہ ہو وہاں مسجد کا دروازہ بند کر سکتے ہیں لیکن نماز کے وقت بہر حال دروازہ کھلا رہنا چاہیے۔ عام حالات میں مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۱۵) مسجد میں اذان اور جماعت کا با قاعدہ نظم قائم کرنا چاہیے اور ایسے لوگوں کو اذان دینے اور امامت کرنے کے لیے مقرر یا منتخب کرنا چاہیے جو مسجد میں آنے والے تمام نمازیوں میں بحیثیت مجموعی دین و اخلاق کے اعتبار سے افضل ہوں، جہاں تک ہو سکے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اذان امامت کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب ہو جو محض اجر آخرت کی طلب میں یہ فریضہ انجام دیں۔

حضرت عثمان ابن ابی العاصؓ کہتے ہیں کہ:

"میں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے اپنی قوم کا امام بنا دیجئے۔"

آپؐ نے فرمایا: "تم اس کے امام ہو، تم کمزوروں کا خیال رکھنا، اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ نہ لے۔"

(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی)

(۱۶) مسجد کو آباد رکھنے کا پورا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ مسجد کو آباد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خدا کی عبادت کی جائے اور لوگ ذکر و فکر اور تلاوت و نوافل میں مشغول ہوں، خدا کا ارشاد ہے:

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ

"ان عمارتوں میں جن کی نسبت خدا کا یہ حکم ہے کہ ان کو اونچا اٹھایا جائے، اور ان میں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے۔"

(النور:۳٦)

یعنی مسجدوں کا یہ حق ہے کہ ان کی تعظیم و تکریم کی جائے اور ان میں ذکر و فکر اور عبادت الٰہی کا اہتمام کیا جائے۔ یہ مؤمنوں کا حق اور فریضہ بھی ہے اور ان کے ایمان کی شہادت بھی، قرآن میں ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ

"اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد رکھتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔" (التوبۃ:۱۸)

اور خدا کے رسول کا ارشاد ہے: "اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔"

اس لیے کہ خدا کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ

"خدا کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔" (التوبہ)

لیکن آج کے دور میں عام طور پر لوگ مسجدوں کو نقش و نگار سے سجانے اور رنگ و روغن سے آراستہ کرنے کا تو غیر معمولی اہتمام کرتے ہیں بلکہ اس کے لیے چندہ تک فراہم کرتے ہیں جو اور بھی برا ہے لیکن مسجد کو آباد رکھنے اور خدا کی عبادت کی سعادت حاصل کرنے سے غافل رہتے ہیں، حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مجھے مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔" (ابوداؤد)

اور حضرت ابن عباسؓ نے یہ روایت سنانے کے بعد لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

"تم لوگ اپنی مسجدوں کی سجاوٹ اور آرائش اسی طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود و نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں کرتے ہیں۔"

مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیے اور پھر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا طالب ہوں۔"

(۱۷) مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب کرنا اور جنسی ضرورت پوری کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کسی نے گھر میں مسجد بنالی ہو تو پورے گھر پر مسجد کے احکام نافذ نہ ہوں گے صرف اتنا ہی حصہ مسجد کے حکم میں ہوگا جو نماز کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ اسی طرح وہ مقامات بھی مسجد کے حکم میں نہیں ہیں جو نماز عیدین کے لیے یا نماز جنازہ کے لیے مقرر کرلیے گئے ہیں۔

(۱۸) عام حالات میں کسی پیشہ ور کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر اپنا کام کرے، البتہ اگر ایسا آدمی مسجد کی حفاظت کے لیے مقرر ہو اور مسجد کی حفاظت کی غرض سے مسجد میں بیٹھ کر ضمنی طور پر اپنا کام کرے۔ مثلاً کوئی درزی سلائی کا کام کرے یا کوئی کاتب کتابت کا کام کرے تو یہ جائز ہے۔